حدائق بخشش کے تینوں حصوں کے حافظ تھے۔"

(یادحسن ص ۲۵۶ مطبوعہ برکاتی فاؤنڈیشن ٹرسٹ کراچی)

۲) بریلوی فقیہ النفس ومناظر مفتی مطیع الرحمٰن صاحب "مدائح اعلیٰ حضرت اور نغمۃ الروح" نامی دو بریلوی کتب کا مناظر اہلسنت فاتح رضا خانیت مولانا طاہر گیاوی صاحب کے سامنے انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

نغمۃ الروح کو آگ لگا کر جلا دو، نغمۃ الروح لکھنے والے پر جی چاہے لاحول پڑھو۔ وہ ہمارے مقتدا نہیں ہے۔ وہ ہمارا کوئی پیشوا نہیں کہ ان کی بات ہمارے لئے حجت ہو.........نغمۃ الروح ہماری کتاب نہیں۔

(مناظرہ بنگال ص ۲۹ مطبوعہ سنی دار الاشاعت علویہ قویہ)

عبدالحکیم مشرف قادری کے مشورے سے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔

جید بریلوی نعیم اللہ خان قادری بھی مندرجہ حوالہ نقل کرتا ہے۔

(فیصلہ کن مناظرہ ص ۷۹۶ مطبوعہ فضان مدینہ پبلشرز)

جید بریلوی صابر حسین شاہ بخاری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اور حال یہ ہے کہ تجانب اہل سنت، نغمۃ الروح باغ فردوس اور مدائح حضرت وغیرہ قسم کی کتابوں کے جابجا حوالے دیے ہیں، یہ کہاں کی مستند اور معتبر کتابیں ہیں۔"

(قائد اعظم کا مسلک ص ۴۱۲)

اور صابر حسین بخاری بریلوی صاحب ان مصنفین کو "غیر معروف شخصیات" قرار دیتے ہیں۔ (ایضا ص ۴۰۷)

باغ فردوس مدائح اعلیٰ حضرت اور نغمۃ الروح کے مصنف مولوی ایوب علی رضوی صاحب ہیں اور ان ہی کو بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری صاحب بریلوی اکابرین میں شامل کر کے لکھتے ہیں کہ:

"فدائے رضویت سید ایوب علی رضوی ابن سید شجاعت ابن سید تراب۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۱۰۸ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

کیوں جی بریلوی مصنف تو معتبر اور بریلوی اکابر مگر اس کی تصنیف معتبر کیوں نہیں؟

بریلوی شریعت کا رہبر مولوی ابوکلیم صدیق فانی صاحب باغ فردوس اور مدائح اعلیٰ حضرت کو معتبر مان کر اس کا دفاع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"صاحب مدائح اعلیٰ حضرت اور صاحب باغ فردوس نے بزرگان دین کے ان ارشادات کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے"۔ (آئینہ اہل سنت ص ۵۴۵)

بریلوی رئیس التحریر مولوی حسن علی رضوی میلسی صاحب بھی نغمۃ الروح کو معتبر مان کر اس کا دفاع کرتے ہیں۔

(برق آسمانی ص ۳۲ مطبوعہ عدالبرہان پبلی کیشنز لاہور)

ابوکلیم صدیق صاحب بھی نغمۃ الروح کو معتبر مان کر دفاع کرتے ہیں۔

(آئینہ اہل سنت ص ۳۸۱)

اندازہ لگائیں بریلوی خانہ جنگی کا! ایک کہتا ہے کہ:

ایسی کتابوں کو آگ لگا دو اور اس کے مصنف کو شیطان سمجھ کر لاحول پڑھو دوسرا کہتا ہے کہ بریلوی اکابر میں سے ہے اس کی کتاب معتبر ہے اب فیصلہ بریلوی کریں گے کہ:

سچا کون ہے؟؟

اب بریلوی حضرات اس لئے اپنی کتب کا انکار کردیتے ہیں کہ جب وہ کسی مسئلہ پر، کسی تحریر پر پھنس جاتے ہیں علم کی کمی کی وجہ سے جب جواب نہیں دے پاتے تو آسان طریقہ یہ سمجھتے ہیں کہ کتاب کا ہی انکار کردیں۔

نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

نہ کتاب ہماری بنے گی نہ جواب دینے کی ضرورت رہے گی۔

ہوسکتا ہے ہماری اس کتاب کو پڑھ کر بریلوی ملاں اپنی کچھ کتابوں کا پھر انکار کردیں تب آپ کو مزید بریلویت کا پتہ چلے گا اور ان کے مبلغ علم سے آپ کو واقفیت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیوبندی تالیف

"رضاخانی مذہب" کا

آئینہ اہلسنت

تالیف

ابوکلیم محمد صدیق فانی نور اللہ مرقدہ

حسب الارشاد

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب

نظر ثانی

مولانا ابوجلیل محمد خلیل خان فیضی

خطیب جامع مسجد فیضان مدینہ

اویسی بک سٹال [illegible] گوجرانوالہ

Mob: 0333-8173630 - 0301-6464561

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: .... آئینہ اہل سنت

مؤلف: .... ابو کلیم محمد صدیق فانی نور اللہ مرقدہ

نظر ثانی: .... مولانا ابو جلیل محمد خلیل خان فیضی

کمپوزنگ: .... شبیر احمد رضوی (خانیوال، کبیر والا)

پروف ریڈنگ: .... محمد شکیل قادری عطاری (خانیوال)

سن اشاعت: .... مارچ 2007ء

ناشر: .... اویسی بک سٹال

.... جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکس بلاک

.... پیپلز کالونی گوجرانوالہ

صفحات: 584

قیمت: .... /250-

باہتمام: .... شیخ محمد سرور اویسی

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 7247350-042-72250885، ضیاء القرآن کراچی 2210212-021-2630411
شبیر برادرز لاہور 7246006، جمال کرم 7324946، رضا ورائٹی اینڈ پروگریسو بکس لاہور، مسلم کتابوی لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور، سنی کتب خانہ لاہور، مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ، مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ
مکتبہ نبویہ لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس شیخ ہندی سٹریٹ لاہور، مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور
مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ، کھاریاں، جہلم، گکھڑ، خانیوال وغیرہ

آئینہ مضامین

ضمیمہ

مولانا غلام محمود علیہ الرحمۃ نے اس قول کا جوڑ کیا ہے ہم زیر بحث عبارت کے جواب میں لکھنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں:

''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' جہالت اور ضد سخت مہلک بیماریاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے عبارت محولہ کا مطلب تو صرف وسعت علم ہے جس طرح حدیث کتابت تقدیر بذریعہ ملائکہ میں گزر چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو یہ علم اور تصرف عطا فرما دیتے ہیں نہ یہ کہ ملائکہ عورتوں کے اعضائے مخصوصہ اور شکموں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر شخص کا رزق زندگی اور موت لکھ دیتے ہیں۔

ورنہ یہ زمین سے لپٹ کر رینگنے والے حشرات الارض قسم کے راہب حضرات واللہ یعلم ما فی الارحام کا معنی بھی العیاذ باللہ یہی کریں گے۔

اور روایت ابونعیم عن ابن عباس مرفوعاً لم یلتق ابوای قط علی السفاح لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبۃ الی الارحام الطاھرۃ مصفی مھذبا الحدیث

وعنہ فی قولہ تعالیٰ وتقلبک فی الساجدین، ای من نبی الی نبی حتی اخرجتک منھا۔

مواہب لدنیہ صفحہ نمبر ۱۳ جلد اول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء شعبۃ من الایمان۔

اگر وہابیہ بھی ایمان کے اس شعبہ خاص سے بیک بینی و دو گوش نکال باہر نہیں گئے تو انہیں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے معانی میں ذرا شرم و حیا کرتے چاہئیں۔

(نجم الرحمٰن صفحہ نمبر ۴۰ طبع لاہور، از مولانا غلام محمود نور اللہ مرقدہٗ)

تنبیہ: ہم ہر ولی کے علم غیب کے قائل نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس یا حضرت خضر علیہ السلام یا کامل اولیاء اللہ جو صحیح معنوں میں ورثۃ الانبیاء ہیں۔ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، خبردار آسان سمجھ کر یہ نہ کہہ دینا کہ میں مرد کامل ہوں، الخ (تذکرۃ الاولیاء ترجمہ شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ)

دو اشعار اور ان کا جواب

۔ میں سو جاؤں یا مصطفےٰ کہتے کہتے !
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے !
حبیب خدا کو خدا کہتے کہتے !
خدا مل گیا مصطفےٰ کہتے کہتے !

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۱۰۷ حصہ اول)

تیسرے شعر کے ''لفظ حبیب خدا'' سے اظہر من الشمس ہے کہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نہیں مانتے اور کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے۔

شعر یوں ہے:

حبیب خدا کو ہدیٰ کہتے کہتے

جب یہاں اس شعر میں یہ احتمال واقع ہے تو مشہور قاعدہ ہے ''اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال'' اس لئے اس مصرعہ کو دلیل بنا کر مذہب حقہ اہل سنت وجماعت پر تنقید کرنا سراسر کم علمی ہے۔

الزام نمبر ۱۴: ''مصنف رضا خانی مذہب'' درج ذیل شعر لکھنے کے بعد لکھتا ہے۔

۔ یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

گویا رضا خانی امت کا خدا احمد رضا ہے الخ (رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۲ حصہ اول)

جواب: ''مصنف رضا خانی مذہب'' نے اس سے آگے کا شعر تحریر نہیں کیا جس سے اس شعر کا مطلب آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے۔ دونوں اشعار اس طرح ہیں:

۔ یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا
تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

تیری نسل پاک میں پیدا کرے
کوئی تجھ سا دوسرا احمد رضا (القصیدہ ج)

شاعر ان اشعار میں امام احمد رضا کو (نعوذ باللہ) خدا نہیں کہہ رہا بلکہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور سب کے خدا سے دعا کر رہا ہے کہ (اے احمد رضا) تیری نسل پاک میں کوئی تجھ سا اور عالم دین پیدا کرے۔

الزام نمبر ۱۵: مصنف رضا خانی مذہب نے درج ذیل اشعار لکھ کر اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا۔

امام برحق احمد رضا سلام علیک !
جناب نائب غوث الوریٰ سلام علیک
ستائے حشر میں گر مہر کی تپش ہم کو
چھپائے ہم کو زیر ردا سلام علیک
ہمیشہ سر پہ غلاموں کے یہ رہیں قائم
جناب مصطفےٰ احمد رضا سلام علیک

(مدائح اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۲۶)

مصنف رضا خانی مذہب کا جاہلانہ تبصرہ:

ان اشعار سے صاف ظاہر ہے کہ احمد رضا خان بریلوی نے اپنے نبی ہونے کی صراحت کردی اور اس کی امت نے اسے نبی مان کر اس پر درود بھی بھیجا اور سلام بھی پڑھا الخ

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۳۷ حصہ اول)

الجواب: اس جاہلانہ تبصرہ میں مصنف مذکور نے دو جھوٹ بولے ہیں:

ا۔ یہ اشعار حضرت مولانا بریلوی کے نہیں بلکہ آپ کے کسی عقیدت مند نے آپ کی شان میں تحریر کئے ہیں اور نہ ہی انہوں نے مولانا علیہ الرحمۃ کو نبی کہا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

۲۔ شاعر نے مولانا نور اللہ مرقدہٗ پر سلام بھیجا ہے۔ لفظ درود کا اضافہ کر کے مولوی سعید احمد دیوبندی نے یہودیانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

غیر نبی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ

غیر نبی پر سلام بھیجنے کا مسئلہ ایک فروعی مسئلہ ہے بعض علماء جائز اور بعض علماء ناجائز قرار دیتے ہیں۔ علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دوسرے علماء نے الصلاۃ اور السلام میں فرق کیا ہے کہ سلام ہر مومن زندہ مردہ غائب وحاضر کیلئے جائز ہے یہ اہل اسلام کی دعا ہے۔ (القول البدیع صفحہ نمبر ۹۸ طبع لاہور)

لہٰذا ایک فروعی مسئلہ کی بنا پر ایک دوسرے پر طعن و تشنیع سوائے جہالت کے اور کچھ نہیں اشعار کا ترجمہ یوں ہوگا۔

اے امام برحق (یعنی اے اہلسنت کے امام) احمد رضا آپ پر سلام ہو
شیخ سیدنا عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی بغدادی کے نائب آپ پر سلام ہو
جب میدان حشر میں گرمئی آفتاب ستائے
ہم کو اپنی (رحمت) کی چادر میں چھپانا آپ پر سلام ہو
آپ ہمیشہ اپنے مریدوں اور متوسلین کیلئے زندہ رہیں
اے مصطفےٰ احمد رضا آپ پر سلام ہو

الزام نمبر ۱۶: "مصنف رضا خانی مذہب" نے درج ذیل اشعار لکھ کر اس پر جاہلانہ تبصرہ کیا۔

جب زبانیں سوکھ جائیں پیاس سے
جام کوثر کا پلا احمد رضا
حشر کے دن جب کہیں سایہ نہ ہو
اپنے سائے میں چلا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت صفحہ نمبر ۲۷، ۲۸)

ضمیمہ

اختیارات عطا فرمائے ہیں وہ شخص خوش قسمت ہے اور بشارت ہے اس کیلئے جو آپ کی صحبت میں بیٹھا، یا جس کے قلب میں آپ کا تصور آیا۔ (قلائد الجواہر محمد یحییٰ تاذنی صفحہ نمبر ۶۲۳ طبع کراچی ۱۹۷۸ء)

- حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

شیخ ابوالبرکات بن صخر اموی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر گیلانی ہر ولی کے ظاہری و باطنی احوال پر نظر رکھتے ہیں کوئی ولی اللہ اپنے ظاہری و باطنی احوال میں آپ کی اجازت کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۳۹ طبع لاہور)

- عارف باللہ ابراہیم غارب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ہمارے سرتاج محققین کے شیخ صدیقین کے امام، عارفین کے محبوب اور سالکین کے پیشوا ہیں۔ (خلاصۃ المفاخر، صفحہ نمبر ۱۸۰، امام یافعی)

- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

راہ ولایت میں فیوض و برکات جس کو بھی ہو خواہ وہ اقطاب و نجباء ہوں آپ (سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کے واسطہ ہی سے مفہوم ہوتا ہے کیونکہ یہ مرکز ان کے علاوہ اور کسی کو میسر نہیں ہوا۔ (مکتوبات جلد ۳ مکتوب نمبر ۱۲۳)

- شیخ قدوۃ ابی سعید قیلوی (م ۵۵۷ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ میں چند انبیاء کرام اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار جناب غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف فرما دیکھ چکا ہوں۔ جس طرح آقا اپنے غلاموں کو شرف بخشتے ہیں۔

(۱) (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۹۵ طبع لاہور)

(۲) (بہجۃ الاسرار صفحہ نمبر ۳۷ طبع لاہور)

- حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ ابو رضا محمد بن احمد بغدادی المعروف بالمفید نے شیخ ابو سعید علیہ الرحمۃ سے قطب کی بابت دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: قطب وہ شخص ہے جس پر زمانہ کی ولایت ختم ہو،

ولایت کے تمام بوجھ اس کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اور تمام کائنات کے انتظام و انصرام آپ کے ذمہ ہوتا ہے۔

میں نے پوچھا کہ زمانہ حاضر کا قطب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ۔ (نزہۃ الخاطر الفاتر صفحہ نمبر ۹۶ طبع فیصل آباد)

- حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہ ایزدی میں سوال کیا کرو، جو کوئی شخص مصائب و مشکلات میں مجھے پکارتا ہے اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور ہو جاتی ہے اور جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے۔ (زبدۃ الآثار صفحہ نمبر ۱۱۵ طبع لاہور ۱۹۸۳ء)

- مولوی محمد احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں:

حضرت شیخ المشائخ قطب الاقطاب امام الاولیاء و محی الملۃ والدین غوث اعظم ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حسنی قدس سرہ سلسلہ قادریہ کے بانی اور سرخیل اولیاء کرام ہیں جو مقام غوثیت اور مقام قطبیت اور مقام فردانیت سے عروج کر کے مقام محبوبیت تک پہنچے ہوئے ہیں۔ (غوث اعظم صفحہ نمبر ۵ ناشر تبلیغی کتب خانہ لاہور ۱۹۷۸ء)

نیز لکھتے ہیں صاحب نفحات نے لکھا ہے کہ چار اولیاء ہیں جو اپنے مزارات میں زندہ بزرگوں کی طرح روحانی تصرف میں مشغول رہتے ہیں۔ مخلوق خدا کی اصلاح و ہدایت کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ایک حضرت معروف کرخی دوسرے شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی تیسرے شیخ عقیل منبجی چوتھے شیخ حیات حرانی رحمۃ اللہ علیہم۔
(غوث اعظم صفحہ نمبر ۵ ناشر تبلیغی کتب خانہ لاہور ۱۹۷۸ء)

صاحب مدائح اعلیٰ حضرت اور صاحب باغ فردوس نے بزرگان دین کے انہی ارشادات کو نظم کی صورت میں پیش کیا ہے۔ نیز مولوی احتشام الحسن کاندھلوی دیوبندی کے تاثرات نقل کر دیئے ہیں۔

''مدائح اعلیٰ حضرت'' اور ''باغ فردوس'' میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شان میں لکھے ہوئے اشعار کا جواب

علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اپنے پیر و مرشد میاں جیو نور محمد جھنجھانوی کی شان میں لکھتے ہیں:

سرور عالم شہ دنیا و دیں ...... عاشق و معشوق رب العالمین
بانی دریائے توحید خدا ...... مظہر حق ، مصدر سرّ خدا
واقف اسرار حق دانائے راز ...... بے نیاز عالم سے حق سے با نیاز
شاہ دیں سرخیل جملہ اولیاء ...... تاج بخش اصفیاء و اتقیاء
اختر چرخ ہدیٰ ماہ عطا ...... بحر علم معرفت نجم الہدیٰ
قبلہ ارباب و اصحاب یقیں ...... کعبہ عباد و زہاد و اہل دیں
یعنی پیر اور مرشد اور مولیٰ مرے ...... حضرت نور محمد نیک پے
حضرت نور محمد اولیاء ...... پیر و مرشد ہیں مرے اور رہنما
ہیں وہ بے شک مظہر انوار حق ...... سر سے پا تک مصدر انوار حق
دیکھ تک جلوہ ذرا اس نور کا ...... جس سے ہیں پر نور یہ ہر دوسرا
سارے عالم پر ہے اس کا پرتو ...... کون سی جا وہ نہیں جلوہ نما
جس کے سر پر خاص سایہ اس کا ہو ...... ملک نیبی کا ہوا سلطان وہ
دیکھ لے ہے چشم دل کی کھول کر ...... ہر جگہ نور محمد جلوہ گر
چاہیے تجھ کو اگر وصل خدا ...... سایہ نور محمد میں تو آ
گرچہ یہاں سے کر گئے ہیں انتقال ...... فیض باطنی ہے دلے ان کا بحال
۱۲۵۹ھ میں کر کے انتقال ...... اس جہان سے جاملے با ذوالجلال
جس کو ہو وے شوق دیدار خدا ...... ان کے مرقد کی کرے زیارت وہ جا

اعتقاد دل سے جو جاوے وہاں ...... اس پہ سب اسرار باطن ہوں عیاں
دیکھتے ہی اس کے مجھ کو ہے یقیں ...... اس کو ہو دیدار رب العالمین
کرتے ہی زیارت مزار پاک کی ...... ہوویں ظاہر اس پہ اسرار خفی
کیوں پھرے ہے جا بجا سر مارتا ...... سایہ نور محمد میں تو آ

....

نیر برج کرم ماہ عطا ...... گوہر درج فہم بحر سخا
صاحب ارشاد و تلقین ہدا ...... عاشق رب نائب خیر الوریٰ
عالم و زاہد ولی اہل مقام ...... متقی و پارسا و نیک نام
یعنی ہیں حافظ محمد ضامن اب ...... فیض کی طالب ہے جن سے خلق سب

(ما ھو جوابکم فھو جوابنا)

(کلیات امدادیہ صفحہ نمبر ۱۵۸، ۱۵۹)

دامن کو ذرا دیکھ

مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پر مرثیہ

از قلم مولوی محمود الحسن کے چند اشعار

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یا رب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعل ہبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

ے جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ے چھپائے جامہ فانوس کیوں کر شمع روشن کو
تھی اس نورِ مجسم کے کفن میں وہی عریانی

ے شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی

ے وفاتِ سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی

ے رہے منہ آپ کی جانب تو بُعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

ے تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

ے نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا سیف قضائے مبرم

ے مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

ے پھرتے تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی

"مصنف رضا خانی مذہب" مندرجہ بالا مرثیہ گنگوہی کے اشعار بار بار پڑھ کر جواب دے کیا یہ اشعار درست ہیں؟

<u>عبارت نمبر ۸۸:</u> "مصنف رضا خانی مذہب" درج ذیل عنوان کے تحت لکھتا ہے:

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیر اعظم ہیں"

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے وزیر اعظم ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

......"مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے......جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم ہیں"۔ (شان حبیب الرحمٰن صفحہ نمبر ۱۳۱)

(رضا خانی مذہب صفحہ نمبر ۲۳۵ حصہ دوم)

<u>الجواب:</u> مصنف مذکور نے "شان حبیب الرحمٰن" سے عبارت نقل کرتے وقت خیانت سے کام لیا ہے، مکمل عبارت ملاحظہ ہو۔

کلمہ محمد حضور علیہ السلام کا اسم ذاتی ہے اور باقی اسمائے طیبہ اسمائے صفاتیہ جیسے کلمہ اللہ، خدا کا اسم ذاتی، باقی اسماء صفاتیہ ہیں، مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے۔ محمد میں حرف چار ہیں، اللہ میں بھی چار، محمد میں تشدید ایک، اللہ میں بھی ایک، مگر لفظ اللہ کی تشدید پر الف ہے اور یہاں نہیں جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم، پھر اللہ بولو تو دونوں لب علیحدہ علیحدہ ہو جائیں اور محمد بولو تو نیچے کا ہونٹ اوپر سے مل جاوے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی ذات بلند و بالا کہ ہم بندوں کی وہاں تک رسائی ناممکن مگر محمد رسول اللہ ان نیچوں کو اس بلند و بالا تک پہنچانے والے ہیں۔ (شان حبیب الرحمٰن صفحہ نمبر ۱۳۱)

- حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق اور نائب کل ہیں جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں (چونکہ ماذون من اللہ ہیں)۔

(اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ نمبر ۲۱۵ فارسی)

- حضرت قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انبیاء و رسل اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں جو کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے احکامات، منہیات اور وعدہ وعید پہنچاتے ہیں اور انہیں وہ باتیں بتاتے ہیں جو وہ نہیں جان